

## (۱) اللہ نے عمل صالح سے پہلے ایمان کا ذکر کیا ہے

انسانی زندگی میں کامیابی کے لئے ہم جسے سب سے زیادہ اہم سمجھتے ہیں وہ عمل ہیں اکثر لوگوں کی دعوت اسی عمل کی طرف ہوتی ہے بندہ کا عقیدہ جو بھی ہو اس کی پرواہ نہیں کی جاتی جب کہ اگر ہم دیکھیں تو اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی دعوت کے شرعیاتی تیرہ سال اسی عقیدہ کی طرف دعوت دینے میں گزارے اور عقیدہ اور ایمان ہی پر زور دیا۔ چونکہ اگر بندہ کے پاس ایمان نہ ہو صرف عمل ہو تو وہ کامیاب نہیں ہو سکتا بلکہ کامیابی کے لئے عمل کے ساتھ عقیدہ کا صحیح ہونا شرط ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے عنقریب ہم انہیں ایسی جنت میں داخل کریں گے جس کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (نساء: ۴۴)

## (۲) ایمان اعمال کی قبولیت کی شرط ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنشَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

مرد اور عورت میں سے جو کوئی بھی نیک عمل کرے اس حال میں کہ وہ مومن ہو تو ہم اسے پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم انہیں ان کا اس سے بہترین بدلہ دیں گے جو کچھ وہ کرتے تھے۔ (نحل: ۹۷)

## (۳) تمام ارکان کی ادائیگی کے ساتھ ایمان کا ہونا لازم ہے

ایک بندہ اگر کوئی عمل کرتا ہے جسے وہ نیک خیال کرتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ اس کی قبولیت کے لئے بھی کوشش کرے کہ اسے اس کا اجر ملے اور اس کی قبولیت کے لئے بندہ کو ایمان کے تمام ارکان پر یقین کے ساتھ عمل کرنا ضروری ہے۔

ایمان کے چھ ارکان ہیں جیسا کہ حدیث جبریل سے واضح ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں (۱) اللہ پر ایمان (۲) اس کے فرشتوں پر ایمان (۳) اس کی کتابوں پر ایمان (۴) اس کے رسولوں پر ایمان (۵) آخرت کے دن پر ایمان (۶) تقدیر پر ایمان لایا جائے چاہے وہ اچھی ہو یا بری۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

وَالكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ

وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا

اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ پر اس کے رسول پر اس کی کتاب پر جسے اس نے اپنے رسول پر نازل کیا اور اس کتاب پر جسے ان سے پہلوں پر اتارا گیا، اور جو اللہ، اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں، اس کے رسولوں کا، اور آخرت کے دن کا انکار کرے تو وہ بہت دور کی گمراہی میں چلا گیا۔ (نساء: ۱۳۶)

## (۴) ایمان کے کسی بھی رکن کا انکار عمل کو برباد کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ کوئی نیکی فائدہ نہیں دیتی۔

ایک بندہ اگر اللہ پر اور دیگر ارکان پر ایمان رکھتا ہے لیکن صرف کسی ایک رکن کا انکار کرتا ہے تو وہ کتنے بھی نیک عمل کر لے وہ اللہ رب العالمین کے یہاں قبولیت کا درجہ نہیں پاتے اور ان عملوں کے کرنے پر اسے نیکی بھی نہیں دی جاتی۔ مثلاً: اگر کوئی.....

### آخرت کا انکار کرے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ جُدْعَانَ

كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمَسْكِينَ فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ؟ قَالَ : لَا يَنْفَعُهُ

إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا ”اے اللہ کے رسول ﷺ! زمانہ جاہلیت میں ابن جدعان صلہ رحمی کرتا تھا مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا تو کیا یہ عمل اسے فائدہ دینے والا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے کہا: نہیں وہ اس کو فائدہ دینے والا نہیں، اس لئے کہ اس نے کسی بھی دن یہ نہیں کہا کہ ”اے میرے رب! میرے گناہوں کو آخرت کے دن معاف کر دینا“۔

(مسلم: الایمان: باب الدلیل علی ان من مات علی الکفر لا ینفعہ عمل: ۲۱۴)

### تقدیر کا انکار کرے

قَالَ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ لِابْنِ عُمَرَ :

أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قَبْلَنَا نَاسٌ

يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ وَذَكَرَ مِنْ شَأْنِهِمْ

وَأَنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ لَا قَدَرَ وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنْفٌ

قَالَ فَإِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْهُمْ وَأَنَّهُمْ بَرَاءٌ مِنِّي

وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ

لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَ اللَّهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ

یحییٰ بن یعمر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوعبدالرحمن! ہمارے یہاں کچھ ایسے لوگ نکلے ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں اور علم حاصل کرتے ہیں یہ کہہ کر انہوں نے ان کے کچھ حالات بتائے پھر فرمایا: اور وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں اور معاملات پہلے سے مقدر ہوتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا تم جب ان سے ملنا تو کہنا کہ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے قسم کھاتے ہوئے کہا کہ اگر ان میں کا کوئی ایک احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو اللہ ان سے کبھی نہیں قبول کرے گا یہاں تک کہ وہ تقدیر پر ایمان لے آئیں۔

(مسلم: الایمان: بیان الایمان والاسلام والاحسان: ۸)

کچھ الفاظ کے معنی: حدیث میں: لفظ ”یتقفرون“ یعنی علم سیکھتے ہیں

”أُنْف“ یعنی نئے طور سے وجود میں آتی ہے کہ اس سے پہلے کوئی تقدیر نہیں لکھی گئی اور نہ ہی اللہ کو اس کا علم تھا۔

## (۵) اللہ کو ایسا ایمان مطلوب ہے جو شرک سے خالی ہو

سب سے پہلے ہمیں جس چیز پر ایمان لانا ہے وہ اللہ پر ایمان ہے اور جب بندہ اللہ کو اپنا معبود اور رب مان لیتا ہے تو اس کے بعد اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک کرنا حرام ہو جاتا ہے اور بندہ اللہ کو رب ماننے کے بعد کسی کو بھی شریک نہ کرے یہی ایمان اللہ کو مطلوب ہے۔ جب کہ ایک بندہ اللہ کو رب ماننے کے بعد بھی شرک کر سکتا ہے لیکن ہمیں اس سے بچنا چاہیئے تاکہ اللہ ہمارے اعمال کو قبول کرے اور جنت میں داخل کرے۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ

(یوسف: ۱۰۲)

ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے مگر وہ مشرک ہوتے ہیں۔

## (۶) توحید تمام انبیاء و رسل کی دعوت رہی ہے

اللہ پر ایمان کا سب سے اہم جز: توحید ہے جو شرک کی ضد ہے اور تمام رسولوں نے اسی کی طرف دعوت دی جیسا کہ قرآن کی بے شمار آیتیں اور نبی ﷺ کا عمل بھی اسی پر رہا کہ نبی ﷺ نے سب سے پہلے توحید کی طرف بلایا۔  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ

(انبیاء: ۲۱)

ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجا اس کو وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں اس لئے تم میری ہی عبادت کرو۔

## (۷) سب سے بہتر ذکر کلمہ توحید ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(حسن: ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، جابر) (صحیح الجامع: ۱۱۰۴)

”سب سے افضل ذکر ”لا الہ الا اللہ“ ہے۔

## توحید کی فضیلت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ فِي النَّارِ حَتَّى يَكُونُوا فِيهَا حُمَمًا

ثُمَّ تَذَرُ كُهُمُ الرِّحْمَةُ فَيُخْرَجُونَ

اہل توحید میں سے کچھ لوگوں کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس میں جل کر کونکہ ہو جائیں گے پھر انہیں اللہ کی رحمت پالے گی اور وہ اس سے نکالے جائیں گے۔  
(احمد، ترمذی، جابر) (صحیح الجامع: ۸۱۰۳)

معلوم ہوا کہ توحید پرست اور درست عقیدے والا ہونا بھی ہمیں جہنم سے نہیں بچا سکتا لیکن ہاں! ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہنے نہیں دے گا۔ ہاں! اگر ہمیں جہنم سے ہمیشہ کیلئے بچنا ہے تو ایمان کے ساتھ ساتھ نیک اعمال بھی کرنا ہوگا۔

## (۸) توحید گناہوں کو مٹا دیتی ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
فَبَشِّرْ عَلَيْهِ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ سَجَلًا كُلُّ سَجَلٍ مِثْلُ مَدِّ الْبَصْرِ  
ثُمَّ يَقُولُ أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا أَظْلَمَكَ كَتَبْتَنِي الْحَافِظُونَ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ  
فَيَقُولُ أَفَلَاكَ عُذْرٌ (أَوْ حَسَنَةٌ) فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ  
فَيَقُولُ بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ  
فَخَرُجْ بِطَاقَةٍ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
فَيَقُولُ أَحْضِرْ وَزَنِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السَّجَلَاتِ  
فَقَالَ إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتَوَضَّعَ السَّجَلَاتِ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ  
فَطَاشَتِ السَّجَلَاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَنْقُلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ.

اللہ رب العالمین تمام مخلوق میں سے میری امت کے ایک شخص کو قیامت کے روز تنہائی میں لے گا اس کے سامنے ننانوے رجسٹر پھیلائے گا ہر رجسٹر تاحد نگاہ ہوگا پھر (اللہ) سوال کرے گا کیا تم اس میں سے کسی (جرم) کا انکار کرتے ہو؟ کیا میرے دونوں محافظ لکھنے والوں نے تجھ پر کوئی ظلم کیا ہے؟ بندہ جواب دے گا نہیں اے میرے رب! اللہ کہے گا: کیا تمہارے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ کہے گا نہیں اے میرے رب! اللہ کہے گا: کیوں نہیں بلاشبہ تیری ہمارے پاس ایک نیکی ہے اور بیشک آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا اللہ ایک کارڈ نکالے گا اس میں لکھا ہوگا ”میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں“ تو وہ کہے گا تیرے وزن کو سامنے رکھ تو وہ کہے گا اے میرے رب! ان رجسٹروں کے سامنے اس کارڈ کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ کہے گا بیشک تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا، نبی ﷺ نے آگے بیان کرتے ہوئے کہا: رجسٹروں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا اور کارڈ کو ایک پلڑے میں تمام رجسٹر ہلکے پڑ جائیں گے اور کارڈ بھاری ہو جائے گا۔ یقیناً اللہ کے نام کے ساتھ کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔

(احمد، ترمذی، حاکم، شعب الایمان للبیہقی: ابن عمر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۱۷۷۶)

## شرک کی مذمت اور اس کے نقصان کا بیان

### (۱) شرک سب سے بڑا گناہ ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَكْبَرُ الْكِبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ ..

(بخاری: انس) (صحیح الجامع: ۱۱۹۵)

کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔

### (۲) شرک اعمال کو برباد کر دیتا ہے

ہم نے دیکھا کہ شرک، توحید کی ضد ہے اور اعمال کی قبولیت کے لئے توحید شرط ہے اور ہر شرک تو چاہے انسان کتنا ہی نیک عمل کرے شرک کی وجہ سے کوئی بھی عمل اللہ کے یہاں قبول نہیں ہوگا بلکہ اس کے سارے اعمال برباد کر دیے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ

لَنْ أَشْرَكَتْ لِيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

یقیناً آپ کی جانب وحی کی گئی ہے اور آپ سے پہلوں کی جانب بھی کہ اگر تم نے شرک کیا تو یقینی طور پر تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور تم لازماً خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ (زمرہ: ۲۵: ۳۹)

### (۳) بیشک نبی ﷺ کی شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی جو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرے

ایمان کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ قیامت کے روز نبی ﷺ شفاعت صرف ان ہی لوگوں کے لئے کریں گے جو اللہ کے ساتھ شرک نہ کریں۔ ہم اس دور میں دیکھیں کہ کئی بدعقیدہ لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہر کوئی کسی کے لئے بھی شفاعت کرے گا جب کہ نبی ﷺ بھی صرف ان ہی لوگوں کے لئے شفاعت کرنے کا اختیار رکھتے ہیں جنہوں نے کبھی شرک نہ کیا ہوگا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ

فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

ہر نبی کے لئے ایک قبول ہونے والی دعا رکھی گئی ہر نبی نے اپنی دعا کرنے میں جلدی کی اور بیشک میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے چھپا رکھا ہے، اس شفاعت کا حقدار انشاء اللہ میری امت کا ہر وہ شخص ہوگا جو اس حال میں وفات پائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو۔ (مسلم، ترمذی، نسائی، ابو ہریرہؓ) (صحیح الجامع: ۵۱۷۶)

### (۴) جو تو حید کا اہتمام نہ کرے تو اسے معاف نہیں کیا جائے گا گرچہ وہ نبی کا قریبی ہو

ایک اہم چیز جو ہمیں اس نقطہ سے معلوم ہوتی ہے کہ موحّد کے علاوہ کسی کو بھی معاف نہیں کیا جائے گا گرچہ وہ کسی بڑے پیر، ولی یا پیغمبر نبی کا قریبی کیوں نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کر دیا ہے ”إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ“ یقیناً اللہ تعالیٰ اس عمل کو کبھی نہیں معاف کرے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے۔ (نساء: ۴۸)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَمُّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ

فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرَعُبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيُعِيدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ

حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَّا وَاللَّهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أَنْهَ عَنْكَ.

فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ﴾

وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ

﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ﴾

سعید بن المسیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا تو اللہ کے رسول ﷺ آپ کے پاس آئے ابوطالب کے پاس ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بن المغیرہ کو پایا (ان سب پر دھیان نہ دیتے ہوئے) اللہ کے رسول ﷺ نے کہا اے میرے چچا! آپ ”لا الہ الا اللہ“ کہتے یہ ایسا کلمہ ہے جس کی میں اللہ کے پاس آپ کے لئے گواہی دوں گا (یہ سن کر) ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ نے کہا: اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ پھر بھی اللہ کے رسول ﷺ برا بروہ کلمہ ان پر پیش کرتے رہے اور اپنی بات کو بار بار دہراتے رہے، یہاں تک کہ ابوطالب نے سب سے آخری بات جو نبی ﷺ سے کہی وہ یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہیں (یہ کہہ کر گویا) انہوں نے لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کیا، (یہ سننے کے بعد بھی) اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں آپ کے لئے ضرور بضر وراستغفار کرتا رہوں گا جب تک کہ اس سے روک نہ دیا جاؤں۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ﴾  
 ”نبی اور مومنوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لئے استغفار کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں بعد اس کے کہ ان کے لئے یہ واضح ہو جائے کہ وہ جہنم میں جانے والے ہیں۔ (توبہ: ۱۱۳)

اور اللہ تعالیٰ نے ابوطالب کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی اور اللہ کے رسول ﷺ سے کہا

﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ﴾

”بیشک آپ جسے چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جسے چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کے بارے میں زیادہ جاننے والا ہے۔“  
 (بخاری: مسلم ۲۴) (قصص: ۵۶:۲۸)